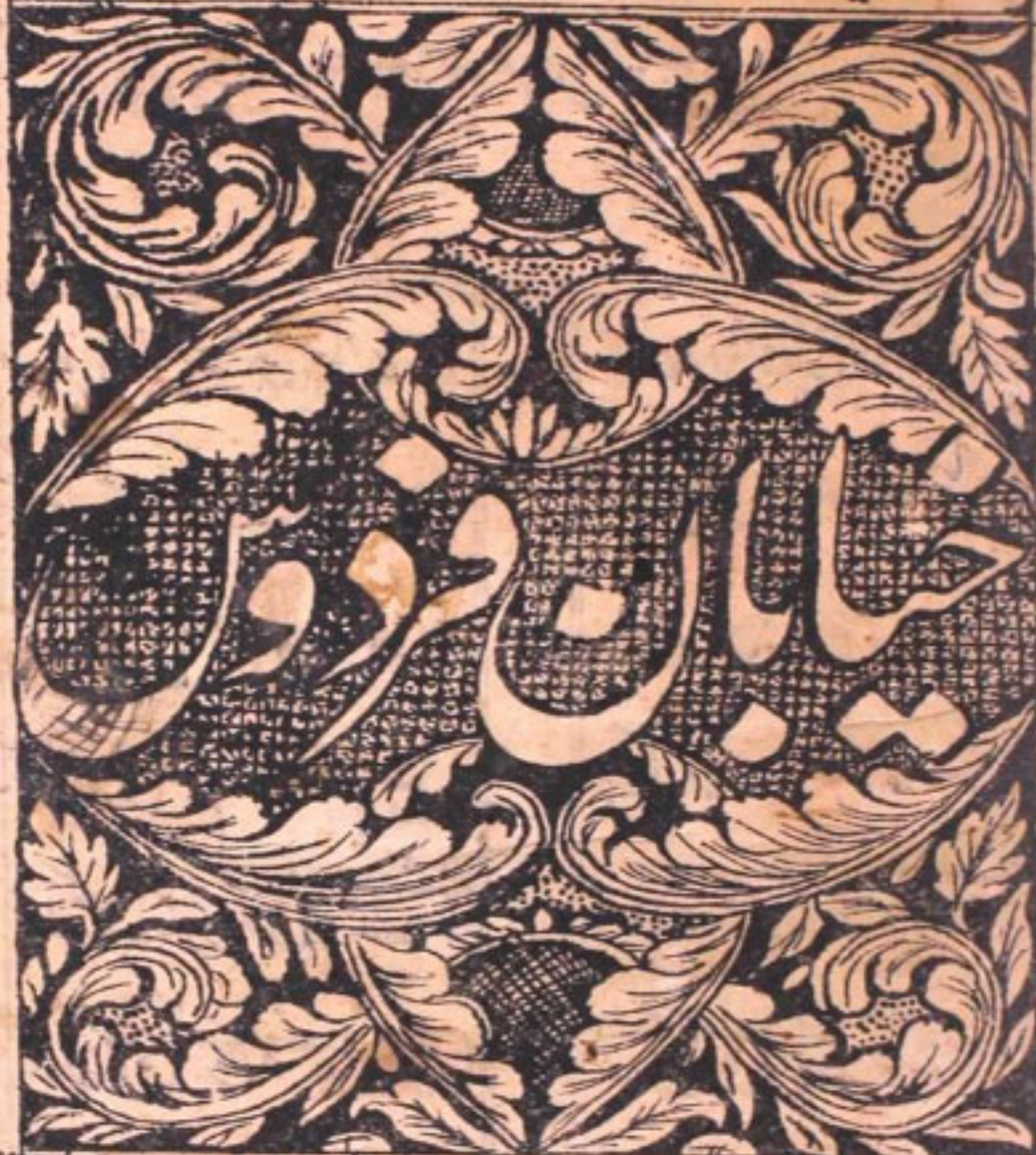


يا ايها الذين امنوا صلوا على رسلكم

الحمد لله الذي ارسل رسالته في زمان رسالته درو و شريف مسي به



که سید کفایت علی سحاص کانی از رساله ترغیب ال تصنیف شیخ عبدالحق محدث دہلوی تحریر کرده

مطبع احمدی واقع در سید علی بیگ شیخ ظفر جامع

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله

حقیق شنای خدای جهان ہی  
لکھون صفت کیا اپنی منعم خدا کا  
عدم سی کیا اوسنی موجود ہیکر  
عطا کر کی علم و خرد فہم و پیش  
کہانتک کری کوئی نعمت شمار  
کری کوئی تشریح و تفصیل کیا کیا  
بہلا کسکو مقدر حمد خدا ہے

زبان و دہان میں مطلقیت کہاں ہی  
کیا اوسنی انعام و احسان کیا کیا  
دیاخلعت زندگانی عدم کو  
بشر کو کیا زیور آفرینش  
کہانتک کری کوئی اوصاف بار  
کہ عاجز ہی ان عقل تشریح پیرا  
تجیر تجیر تخریر کیے جاے

نعتہ صلی اللہ علیہ وسلم

تو اب صفت لکھنی حبیب خدا کا

جو طالب ہی کافی خدا کی رضا کا

جناب محمد حبیب خدا مین	تمامی رسولوں کی وہ پیشوا ہیں
جو کہ پہرے باغ امکان میں پیش نظر	حبیب خدا کی سبب جلوہ گر
وہ صل علی فوری مصطفیٰ کا	کیا سب سے پہلی جسی اشکار
نہ افلاک و انجم نہ شمس و قمر تھی	کہ وہ تخت لولاک پر جلوہ گر تھی
نہ تھا جلوہ بزم ایجاب و پیدا	کہ تھا نور پاک نبی جلوہ فرما
ورار الوداد صفت خیر الوراہی	خدا تو نہیں پر حبیب خدا ہی
مجھی بخش دی انچہ او نہ عالم	بحق جناب سب سے مکرّم

## صلو علیہ وآلہ

نبی مکرّم نبی امین حسین	شفیع الورا خاتم المرسلین
وہ ایسی نبی ہیں کہ جنکی سب سے	زمین و زمان مکان و مکین میں
وہ ہیں بجز خدا احسان و حرمت	وہ سب خلق سے بہترین دین میں
اس عالم میں غمخوار ہم عاصیوں کی	بروز جزا شافع مذنبین میں
سلام و صلوات و درود و تحیت	اونہیں کی لئی ہے یہ و امین میں

مدارج مراتب او نگوئے بلکہ میں

کسی دوسرے کو نہیں مینہن مین

ملا کر کیا خوب کافی وسیلہ

ہماری بنی رحمت العالمین میں

حال شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

لکھوں حال کہہ عبدحق دہلوی کا

محدث محقق محب سببے کا

کہ تھا عشق او سکو حبیب خدا

اور او نکی سبب ال خیر المورا

وہ کامل تہا حب و لانی میں

وہ تھا غرق بحر وفا بنی میں

عجب محبوب حبیب خدا تھا

فانی الرسول و سکو کہنا بجا تھا

جو ہی مقتضای کمال محبت

کہ ہی جسکی سنا دین یہ روایت

مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَتَذَكَّرَهُ

کہ جس چیز سی کوئی الفت رکھیگا

بہت ذکر او سکا وہ کرتا رہیگا

رہیں محبت وہ خیر المورا کا

عرب سی کتابیں حدیثوں کی لایا

لکھی ترجمہ کیا ہی بی مثل و ثمانی

بتشریح تفصیل و صافی بیانی

کیا او نگو مشہور ہندوستان میں

لفظ ہند میں کیا نامی جان میں

بکثرت تصانیف ہی اوس ولی کی  
 از انجملہ تصنیف کنیا ہی رسالہ  
 سہمی تبرغیب اہل سعادت  
 درود و نیکی ہی جو کہ ثابت فضیلت  
 کہ سنکر فضائل درود نبی کی  
 رسالہ وہ کافی کی ماہتہ گیا ہی  
 ہوا اسکی دیکھی سی فیض حاصل  
 کہ میں لکھ رہا ہوں بابیات اردو  
 یہ منظر موم کو موجب و مختصر ہے  
 کہ جو دیکھیں یہاں سراع مطابقت  
 غرض یہ کہ اب ناظم مدعا ہوں  
 کہ اس نظم جی کوئی بہرہ درج  
 کری بہر کافی دعا منفرت کی

محب نبی عبدحق دہلوی کی  
 لکھا ہی کتاب ونسی کر کی خلاصہ  
 بہ تکثیر و درود و تحیت +  
 سعید و نکو اسکی دلالتا ہی غنبت  
 طلبگار ہوں لغت احمدی کی  
 درود و نیکی اوصاف دیکھا رہا ہی  
 کہ اسبات پر انکی غنبت دل  
 درود اور صلوات کی فائدون کو  
 و لیکن یہم جز سوی کل رہا ہے  
 تبرغیب اہل سعادت میں غنبت  
 مجیب الدعا سی یہ کرتا دعا مان  
 درود مبارک کا شایق مگر ہو  
 خدا سی کری التجا منفرت کی

مناجات کرتا ہوں میں ایعزیزو  
 الہی الہی الہی الہی  
 ہمیں محوِ حبتِ رسولِ خدا کر  
 وہ ایمان کامل کہ حبتِ نبی ہی  
 مجھی حبتِ محمدؐ کا شایانِ عطا کر  
 رہوں نعرہ زنِ الفتِ مصطفیٰ میں  
 میرا غم جب سوکے و اربابِ سو  
 میں اپنی نبی کی محبت میں اٹھوں  
 فوائدِ فضائلِ دروِ دینی کے  
 سنوا و محبانِ درگاہِ حضرت  
 سلام و صلواتِ نبی کی فضیلت  
 وہ اس طرح کی کثرتِ بی حد و  
 مگر قدرِ طاقتِ جمعِ علما ہی دین نے

مناجات

زرا لفظِ آمین تم سے کھو تو  
 کرم کر طفیلِ رسالتِ نیا ہے  
 ہمیں دینِ دایمانِ کامل عطا کر  
 میری دلکواؤ سکی لئی بیکلی ہی  
 اٹھی مجھی دینِ ایمان عطا کر  
 شب و روز حبتِ حبیبِ خدا میں  
 میری لب پہ نامِ حبیبِ خدا ہو  
 شفیقِ قیامت کی الفت میں اٹھوں  
 حبیبِ ہاشمیِ اطہی کے  
 پڑے ہو اوکئی او پر درود و تحیت  
 ہوئی ہی کتابِ زمین و آرد بکثرت  
 کہ امکانِ طاقتِ باہر وہ حد سے  
 احادیث کی واقفانِ متین نے

روایت صحیح مستند معتبر سی  
باستناد کامل جو ثابت کیلپی  
کیا ہی بانواع توصیف ظاہر

کہ مروی ہی علمای اہل خبر سی  
جد منتخب کر کی اوسکو لکھا ہی  
سنو مومنو کی تم ولسی حاضر

### انگار نواید فضایل و درو شریف

لکھا ہی کوئی تو درو و اس طرح کا  
ہو اسی درو و اس طرح کوئی مرو  
کسیکو ہی کیفیت خاص حاصل  
کوئی لازم حال میں پر اسرہ  
غرض ایک یہ کیا بڑا فائدہ ہی  
کیا حکم اللہ نے مومنوں کو  
فرشتی ہی مامور اس امر کے میں  
روایت میں یہ اور مذکور آیا  
جناب انہی سی دستل بارادیر

کہ ہی اصل صلوات کا وہ نتیجہ  
کہ تقریب ہی وہاں شمار و عدد  
بوقت معین ہوا کوئی واصل  
کہ تاثر اس کے کسی حال پر ہے  
کہ حکم الہی کا لانا بجا ہے  
کہ تم سب سلام و صلوات اونیہ پہنچو  
کہ حضرت نبی پر وہ صلوات پہنچیں  
درو و ایک جو کوئی بندہ ٹہرگا  
نزول درو و عنایات گستر

کام  
میں  
میں  
میں  
میں  
میں  
میں  
میں  
میں  
میں





مگر اس صفت کا جو ہی کوئی سبدا  
 جو ادسکی لئی مرگ کا وقت آوی  
 اندیکھی وہ تلخی دم و سپن کی  
 کیا یہ نہی ایشاد خیر الورا  
 کہ جو کوئی انسان میر نام سکر  
 ہوا اوسکو تیرہ بجلی کا حاصل  
 یہاں اور ہی خوف پیش نظر  
 ہوا اور مسطور یہہ صفت کامل  
 پڑھیں لوگ دمان کچھ درود و  
 بیان کچی و صفت درود کیا کیا  
 قیامت میں اوسکو ثبات قدم  
 عبور صراط اوسکو شکل بہین  
 اگر فضایل میں مرقوم اکثر

کہ درود و او سکا تہر اوطیفہ  
 خلاصی وہ سکر ات سی جلد پاو  
 نہ سختی او تہا یگا وہ یوم من گے  
 جنیب خدا سرور انبیاء نے  
 نہ لایا وہ صل علی کو زبان پر  
 ہوا وہ بخلیو نمین فی الحال شامل  
 کہ اوسکی لئی جو دعا کا خطر ہے  
 کہ جو جس جگہ پر محافل  
 تو آتی ہی اہل محافل رحمت  
 درود آپ پر جو کہ پرتبار سبکا  
 مصیبت سے و انکی مری بزم ہی  
 کہ نور درود او حکیمہ عمقرین ہے  
 مگر ایک یہ صفت ہے سنی بہتر

کہ جو کوئی کہتا ہی صلن الہی  
 تو اوس کی ساتھ نام اوس شہر کا  
 حضور جناب بنی معظم  
 وہاں نام جس شخص کا پونچھا ہی  
 اباید و ستوای مجبور عزیز  
 کہ ایک ایک نام جسکی سبب سے  
 تو ذرات تم پر وظیفہ چھوڑو  
 درود و سلام عرض کرتی رہو تم  
 الہی فضل و تسلیم شیرا  
 خواص درود اور یہی آیا  
 تو چہرہ مبارک رسول خدا کا  
 علی گ اوسی خواہین بھی زیارت  
 بروز خرافا نام روز محشر

برون جناب رسالت پیامی  
 حضور مبارک میں عرض ہوتا  
 کہ ہی مرجع کشتیان مکرم  
 تو اوس شخص کا واہ کیا مرتبہ  
 درود مبارک کی رتبہ کو سنجو  
 حضور مبارک میں عرض ہو  
 کہی اس ایضہ معنی کو نور و  
 مناسب قیہ ہی کہ ہر دم کہو تم  
 علی من اتانا بشر انہ پیرا  
 کہ اس ورد کا جو کہ نسا علی  
 رہی دین اور بہت جگہ  
 مشرف وہ ہو گا بعد از حضرت  
 کہ میں نام پیرا دست مظهر

فصل  
۱۵  
۱۶  
۱۷

محبت پرستی ہی دسی کر پیکر  
طلائی قلم خامہ نقرئی سے  
کرین گی خدائی عا عافیت کے  
ہونی اور وار و عجاہیت رستا  
سلام و درو آپ پر بہتجائی  
کہ وہ جو فرشتی اسی کام زمین  
بدرگاہ اقدسین برابر اظہر  
کہ یعنی وہ کافی دلہ رحم علی کا

درو و تخت کی ترغیب دینگی  
لکھین گی درو و مبارک فرشتی  
اواوسکی لئی التجا مغفرت کے  
کہ جو کوئی غایب بڑگاہ حضرت  
تو عنوان تبلیغ اس طرح کا ہی  
نوربان آفت کی پیغام بہرین  
سلام اس طرح عرض کرتی جا کر  
یہ ہدیہ ہی عرض و ابلان کرنا

صلو علیہ وآلہ

سلام علیہ کی جیب الہی  
سلام ایک ایسے برج رحمت  
سلام علیہ کی سزا و آرخمین  
سلام علیہ کی شہ دین و دنیا

سلام علیہ کی رسالت نیاسی  
سلام علیہ کی درو و رحمت  
مناقب تمہارا ہی طہ و پائین  
اگر تم نہوتی کوئی ہی نہوتی

سلام علیک ای خدا کی پیاری  
 سلام علیک ای خیر دار مت  
 درود آپ پر اور سلام خدمت  
 سنا و اہ کیسیا جان بخش تر وہ  
 کہ جو امتی سرور نبیا کا  
 تو اوس محل خاص فرضی میں  
 بیان ہوتا، اوسکی نام و نشان کا  
 سنا و اہی کے محبوب شہادت  
 کہ جو کوئی کرتا سلام اونکو الکی  
 یہاں ہی جواب سلام مصلی  
 عجب دوستویہ تفاخر کی جا  
 اگر عمر بہر سلام اونپہ پہن  
 جو اب تک کیاری واہ میں

قیامت میں ہم غاصبو کی سپہا  
 یہاں اور وہاں آپ غمخوارا  
 قیامت تک سجد و انتہا ہو  
 کہ فرودہ نہیں کوئی اتنی زیادہ  
 درود اور تسلیم ہی طعن کرتا  
 حضور جناب رسول خدا میں  
 کیا جاتا ہی و کرم صلوٰتہ خوان کا  
 کہ تہی جا و ان کی خاصت  
 جواب سلام اوسکو فی العزیز  
 یقین رہی کہ آدمی بنام مصلی  
 کہ جبکی لٹی باسح مصطفیٰ  
 اور اوسکا جوابت ہی ہوتی  
 بہر ہی میں دنیا زمین کا پیر

ف

براوین مطالب مقاصد نامی  
 سعادۃ کوئی اس کے برتر نہیں ہے  
 یہ اخلاقِ عظیم تھی خیر اور ارا  
 کوئی پیشین دستی نکر تانبی سے  
 جواب لکم غریبان است  
 و بان ہی جوابت بھی ای کفایت  
 بیان کرتی یوں اقصان میں  
 گناہان مردِ مصیبت کو بیشک  
 درود ایک عجب کیمیای  
 بورد درود اور ہی پر برکت  
 درود اور جو شخص پڑھتا ہے گی  
 عجب باؤسکی قسمت کہ روز قیامت  
 ترازو جو و بان ہو والی نصیب

طفیلِ عنایات خیر الانامی  
 کرامت کوئی اسکی ہمسر نہیں ہے  
 کہ کرتی سلام آپ لوگوں ہی اگی  
 مقدم تھی میں وہ بھی سی  
 بہلا کہ طرح اب نہو گا عنایت  
 تمامی نہات کو ہی کفایت  
 کہ وہ جو ملک کا تب خیر و شہین  
 نہیں لکھتی میں ملک تین دن تک  
 کہ پڑھنی سی جکی یہ کفایت  
 چھوڑا تا ہی ہم درو عینت عادت  
 اوسی شہر میں شہر میں لیک  
 علی عرش کا جسکو ظل کرامت  
 وہ جہاں خطہ مقام تعجب ہے

ومان بھی گران ہو گا پلہ او کا  
 ہوئی اور مذکور یہ بھی حقیقت  
 حضور خدائی زمین زمین میں  
 فرشتوں کو ہو دیکھ یہ حکم صادر  
 اید ہر اسکا دیوان اعمال لاؤ  
 فرشتہ جو ہو دینگی اور وقت با  
 تو اوس دم وہ صحیح گنہگار بند  
 کہینگی جو نیز انہیں اعمال اوسکی  
 نکوئی کا پلہ بہت ہو گا ہلکا  
 لرزنی لگی کا وہ بد کار عاصی  
 فرستی ومان اینگی مستعد ہو  
 کہ ناگاہ ایک دریا شمایں  
 تجلی کا عالم جبین قتی تم تک

درو آپ پر جو کہ پرستار ہیک  
 کہ روز قیامت بوقت عدالت  
 کسی شخص کو لایگی اوس مکانینز  
 کہ کہنتی کیا ہی جو یہ شخص حاضر  
 سبھی فتر حال اسکا دکھاؤ  
 تو وہ کچھین گی اوسین اسے کہا  
 نہایت ہی مخموم و محزون گا  
 تو پلہ جہیک بہت وزن سے  
 کہ ومان وزن ہو گا نہ حسن عمل  
 جو دیکھی کا اپنی خطا اور معاصی  
 کہ داخل کریں جلد ووزن میں  
 کہ جو جسکی مونہہ سی نخل ماہ کامل  
 منور مکرم وہ روئی مبارک

تجلی کا عالم جبین سی قدم تک  
 وہ عارضن کی خوبی وہ کیو عالم  
 وہ حسن تبسم لبونین ہویدا  
 وہ صل علی جلوہ قدر قیامت  
 عیار چال ہی صرافت چار حمت  
 غضب آنکر وہ خزانان  
 وہ ہلکا جو ہواو سکی مینا نکا پلہ  
 وہین نیک کامون کا پلہ گران  
 جو نکھی وہ اس حمت کا نامشا  
 کہی کون آئی تھی یہ بات چا  
 فرشتی کہ ہنگی بہیم پیر الوڑا  
 بہم پر چرتراز وہین جو رکھ دیا  
 یہ بر حیدوسی کا غذا صفا تھا

منور مکر م وہ روی مبارک  
 وہ عین حیا چشم و ابرو کا عالم  
 ہر انداز سی لاکہ اعجاز پیدا  
 کہ جان قیامت پہ لاو قیامت  
 وہ ہر ہر قدم نور انوار رحمت  
 کہ ہری ہونگی یکبار نزدیک مینان  
 رکھین او سمین کلخند کا چہو شا  
 رہا نیکسا مان او سکے عیان ہو  
 رہی دنگ حیران حیرت زدہ سا  
 کہ مجھ کو حیات ابد جہ نغشہ  
 رسول خدا خاتم نبیا تہ  
 کہ حسنی گران سنگ پلہ کیا  
 کہ توئی نور و دو ایک سمین لکھا تھا

لکھا عمر بہرین فقط ایک نوبت  
غرض و سکو حنت میں داخل کر سکی  
ہوا تھا در دو مبارک کا کاتب  
لکھا اور یہ صدف صلوة خوان  
قیامت کے بھی تشنگی ہی اندر سے  
جو پانچ گاوہ عشرت و عیش حنت  
بہت و سکو غز کا سامان ملیگا  
حصول سعادت بھی اور لٹی ہو  
ہدایت صلاحیت و شہدانی  
پس نام حق یہ جو صل علی ہی  
کہ ہی پہلی نام خداوند کسبر  
سپاس الھی بھی ہی استی  
در دو ملکی الفاظ ہی نامان

ملی بسکی بلی رانی کی دولت  
سبھی شین و عشرت کا سامان کر  
ملی او سکی پہلی یہ عالم تہ  
کہ ہر طر حسی و سکو امن و امان  
دین و سکا دیان سر و سیر بتر  
تو او سکی لٹی ہوگی حور و کثرت  
ملی گی اسی ثروت دین و دنیا  
در دو ہدایت بھی اور لٹی ہی  
سبھی کچھ ہر شے نصیب  
تو اسکا بہت ہے بڑا فائدہ ہی  
در دو اس سے بچھی بنی پر  
اس عنوان ہی شکر او سکا  
کہ ہی سعادت شان حضرت کا خواہان

وہ راضی ہی ایسی سوال دعا کا	سوال و طلبت جو ہی کہ بریابی
کہ ہر طرف سے موجب حب رب سے	یہ بی شبہ ایسا سوال و طلبت سے
کہ جو صفت جاہ شان نبی سے	نبی کو ہی اوش شخص سے دوستی سے
ہو اسحق تعالیٰ سے حاجت سائل	اگر کوئی صلوات کو کر کی شامل
مقاصد کو پانچکا درگاہ رب سے	تو وہ ہر صلوات نبی کی سبب سے
طفیل صلوات سیرت پناہ سے	موافقا بل فضل خاص سے
ہو اسحق وہ قبول دعا کا	کیا جو وسیلہ رسول خدا کا
کہ صدر درود مبارک میں اکثر	یہاں اور سے ایک بران اظہر
کہ ہی بس ہی لائق بادشاہ سے	مقدم ہی اسم جناب الہی
ہی مرآت سما، و صفی صفائی	یہ اللہم کہ ہی اسم ذاتی
کہ جو شخص اللہم ہی کہتا	ہو اہل عرفان سے منقول ایسا
بیاد خدا او سنی کی خوش کلام	تو گویا با سما ہی حسنی تامی
کہ میں وہ فدا سید المرسلین سے	ہو اب تو لازم یہ سائل سے

کہ کرتی رہیں اس عبادت کی کثرت  
 نہوں اس عمل میں زہناصر  
 شمار و عدد کچھ وہ مخصوص کر  
 یہ ہم مدیکرین وہ بطرز دوا  
 شمار ہزار اس جگہ معتد ہے  
 جو اتنا نہو یا سو بار ہو تو  
 ہوا اور در حدیث میں  
 کہ کاموں میں وہ کام خیر عمل ہے  
 اگرچہ عمل وہ بہت مختصر ہو  
 یہ تہوڑا مگر اس پر یہی اثر ہے  
 سنواور یہ قول اہل ولا کا  
 کہ دس سو پڑھو تم درود مبارک  
 اگر یا نوح سو ہی ہو وہ میسر

کہ ہی نام مبارک درود و تحیت  
 کہ ہی اسمین والتد کیا فیض حاضر  
 درود مبارک زمین روز پر مہتر  
 روانہ بدر بار خیر الانامے  
 کہ اعداد میں معتبر مستند ہے  
 کہ ہی رتبہ اکفاس عدو کو  
 حدیث نبی شمی الطحی میں  
 کہ موقوف ہونی وہ بخیل ہے  
 مگر دایا کوئی کرتا ہوا بسکو  
 کہ موقوف کہ وہ ہوتا زما  
 محبان در گاہ خیر الورا کا  
 اگر کم پڑھو تو پڑھو پانچ سو تک  
 تو ان تین سو ہی پڑھو تم مقرر

اگر تین سوین ہی ہوتی تو باصر  
پہر صبح کو ستو تو پہر شام کو ستو  
ارادہ جو سونیکا ہنگام شب ہو  
لکھا می کسی کیا قول لائق  
ہو جس عبادت پہ صرف عبادت  
نوعن حسبہ عباد ہو کوئی انسان  
ستو اس سخی اور جو پہلتر ہی  
کہ لفظ ہزار گیا ہی جہان پر  
بہ تحقیق طالب نے کی جبکہ کثرت  
مذاق دن جان ہو اور کا پیر  
ہوئی اور کی باطن کو وہ بات حاصل

تو دو سو پر ہو جان دل اگر کی حاضر  
ہو اس یقہ سی ہر روز و ستو  
تو در و در و مبارک بلب ہو  
کہ جو کوئی مومن بخل صاوق  
تو ہوتی ہی اور سکودہ عادت  
وہ کام اور کی دپر ہو اسان  
شرف مین یادہ ہی کو مختصر ہی  
تو فضل حسرت اور اس جگہ ہی  
اور اس در و اور کو آئی حلاوت  
ہوئی روح کو تقویت و تسکین  
کہ ہی جیسی مشورہ قول قابل

### فدکرا حبیب اللہ بن طیب

کہ ذکر حبیب اسطر حکا بجای  
مرض طلب کو طیب دوا ہی

<p>         کہ غافل ہی وہ درود ہی سی          کلیدِ دربرکت بیکران ہی          کہ سنی کیا آ کی معروضیا          کروں بہر صلوٰۃ خوانی مقرر          حبیبِ اخاتم انبیاء          سستی حل مشکل کو یہ کفای          مہمات ہی بخشی ہی فرخت          کلامِ حلی ابنِ عسّمٰ بنی ہای          علی ولی نائبِ مصطفیٰ کا          نہ اس لطف کی دوسری چیز          نہوتا ہمیں جو کہ موتا ہی حاصل          سمجھتی درود مبارک کی کثرت          جو موتا درود مبارک ہی ہوتا       </p>	<p>         تعجب ہے ایمان کی مدھی سی          درود مبارک عجیبِ جان ہی          بدرگاہِ شامِ ہنشدینِ دنیا          کہ میں وقت اپنی تمامی مقرر          کیا اور سکوارِ شاد و خیر الوری          کہ گراس عمل کا تو عامل ہوا          کہ عینی درود مبارک کی کثرت          یہاں اور قول جناب علی          سنا حاصل قول شیر خدا کا          کہ جو کیفیت ہی بند کر الہی          جو بالفرض اس کی مطلب          تو اسکی عوض ہم نما عبادت          غرض یہ کہ اسکا عوض       </p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جو میں سالکان طریق ولایت  
کہ اسکو فتوح عظیمہ سے ہمہ کر  
مشائخ نی کی کیا ہی تقریریں  
تو اسوقت درو درو مبارک  
یہ ہی واسطہ اسطر حکا مکمل  
مشائخ منقول یہ ہی ہوا  
کہ اسکی قرابت سی جانا احد کو  
ہوا اور یہ ہمہ ہی مشائخ سی مرد  
عجب اسکی کثرت نی جلوہ کہا  
ملی سرور انبیا کی حضور کے  
کہا ہی شیخ علی متقی نے  
کہ صلوات کی جو کہ کثرت کر گیا  
اوسی خواب میں ہو سر یہ

تو اور کی لمی ہی یہ راہ مدایت  
زبان کو کرین معدن قند و شکر  
کہ ہو وی میسر نہ گر پیر کامل  
مردیو کو پیر طرقت میں مشک  
کہ ہی طالب حق کو ایک شیخ حاصل  
کہ رتبہ عجب قل ہوا تکا ہی  
ہی پچا نا اندر واحد صمد کو  
کہ تاثیر درو درو ای پائی  
ہوئی بار یاب حضور معلما  
تمنا لی دل ہو گئی سبکی پورے  
طیب مرصیان درو درو کی  
وہ حضرت نبی کی زیارت یگا  
کہ طتی ہی تی میں اکثر یہ دولت

وہ پیداری چشمی و بکلمہ لیکھا	وہ یا بخت بیدار ہو جس کی سیکا
وہ ان ہی بہ تحقیق میسندہ طلی	وہ حکم کہیر ایک کتاب سندہ
کہ وہ عبید تاب جو مستحق ہستی	لکھا اور یہ عبد حق دہلوی فی
محب جناب حبیب خدا نے	کیا ایسا ارشاد اوس مقتدا نے
عجب بحر رحمت میں تم طیر فی ہوا	کہ وقت درود و سلام ایغیر
تو دیکھو کہ ان تک کسی اس بن	کہا جبکہ اللہم زبان سی
بحار کرم اوس شہنشاہ کی بین	وہ دریای رحمت جو اللہ بین
در و گوہری بہا نامتہ ایسے	وہ ان مثل غواص غوطہ لگا
تو آئی یہ بحر رسالت پناہ	کہا جب کہ حضرت پصل الہی
لگی بات کیا کیا گہرائی رحمت	بہتین بگئی موج دریا رحمت
تو آئی بدریالی فضل احمد	کہا جبکہ صل علی آل احمد
ہوئی بحر لطف کہم کی ثنا و	شمول صحابہ کیا جت بہان پر
نجاؤ گی مایوس شہنہ پیاسے	غرض ایسی ایسی بجا عطا سے

وہ ہر صبح کوہ معاصی گن گن کر	کہ یہاں ہر طرف رحمت نوح نوح
اساس گنج دہن سے اوکھاری	یہ رحمت کا قلم جہاں جوش مارے
کہ جو دھتک سید المرسلین سے	ہمیں تو یقین بلکہ حق یقین سے
رود او سکی ہو حاجت دین و دنیا	نزدیکی گا وہ عسرت دین و دنیا
مشرف او ہونے گیا اس بیان سے	شایخ جو میں شاذ خاندان کی
تو کبھی درود مبارک کو رہبر	کہ پیر طریقت ہنو گریہ سے
کہ طالب کے باطن کو دیتا جلا	یہ پیر حکامرشد چہنیا سے
نظر جی آتی ہی عرفان منزل کے	درود نبی کا یہ ہی فیض کامل
مشرف وہ کرا ہی نور ہدایت سے	بلا واسطہ سرور انبیاسی
دیکھتا نور درود معظّم سے	فیوض جناب نبی مکرم
کہ میں عبد قادر وہ مجبور سبحان	محیط کرامات دریا عرفان
سپہر ولایت کے قطب مکرم	جناب سادات زنجبوت اعظم
وہ مسرت صہبا جام حسن میں	بہار ریاض امام حسن میں

سپہدار میدان شیر الہی  
 وہ ہیں قطب افراد و در زمانہ  
 جہان بہرہ و راو دست گرمی  
 طریقہ بہیمی آپکی خاندان کا  
 کہ جسنی کیا و در صلوات حاصل  
 کہ بواسطہ خاتم مرسلان سی  
 سخاوت و محبت بڑا ناموری  
 سوا او سکی ہی اور اہل بخت  
 کہ ایک شخص تہا نام او سکا محض  
 معین و رود او سنی کچھ کر کہنا  
 غرض کتب او سنی پالی زیارت  
 وہ سوتی بینا گاہ کیا و چتا ہی  
 میری گہ میں اب تیر نصیب الہی

۱۵

سزاوار ایوان مشکل کشائی  
 وہ عورت معظمت ہیں سیر یاد جو  
 قوی پشت ہیں لیا او س م  
 کہ وہ خاندان خج ہی جہان کا  
 عجب و سکو حاصل ہوا فضل کامل  
 مشرف ہوا نعمت جودان  
 کیا او سنی نعتی سب کو شہری  
 لکھا راویان خجستہ سیر  
 وہ کر ماتہا اسکام میں کوشش و کہ  
 کہ ہنگام خفتن وہ تہا او سکو پرتا  
 جناب سول خدا کی زیارت  
 کہ گہر ہر پر نور روشن ہو ہی  
 عجب سحر کت نشان رحمت الہی

فروع جمال مبارک سی اوسدم  
بہان مرح خوان کب جمو کی خطا

ہوا میری گہر من تجلی کا عالم  
مقام سراپای خیر الوارا

## صلو علیہ

سراپا وصل علی آپکا ہوتا  
جبینہ اکا جمال مکرم  
جبین مصفا میں مصفا  
بہار لطافت میں کمثل شامانی  
مدور جو کہتی ہیں چہرہ کا عالم  
وصل علی گندی رنگ اور سکا  
چمکتا تھا کیا نور حسن صحبت  
فرین بہ پیرایہ اعتدالی  
وہ چشم مبارک کی روشن سیاہ  
وہ دندان لکھتے دور و مرغان

کہ ہر عضو حسن تجلی نام تھا  
نرا وار حسین و حمد و ثنا تھا  
ملال اور ماہ تمام ایک جات تھا  
کل بی خزان عارض مصطفیٰ تھا  
وہ تدویسی بھی درالوارا تھا  
کہ غازہ رخ عالم نور کا تھا  
فروع ملاحت دکھتا ہوا تھا  
خوش اندام اندام خیر الوارا تھا  
کہ حشر چہ نہ نور جسکا گدا تھا  
وہ حسن تبسم کا عالم نیا تھا

وہ بجز بسم میں موج تبسم  
 وہ حسن ادا کر زبان سی ادا ہو  
 کردن اوس ششمایل کا کیا وصف  
 جناب نبی نی مبارک زبان سے  
 کہ آمیری نزدیک تو لا دین کو  
 سبب کا یہ ہے کہ تو میری آؤ  
 بیان ایسا کر ایسی اپنا وہ راؤ  
 نیکہا یہ رتبہ کچھ اپنی دین کا  
 مجھی پایا آداب گوردکتا تھا  
 بجائی دین اپنا رخسار لا کی  
 شرف ہو ابو شہادہ دین سے  
 یکا یک اوشہا میں جو بیدار ہو کر  
 میری گھر میں نگہت جانفزا تھی

کہ در یوزہ گرجکا آب قبا تھا  
 تبسم میں یاد نکی جو حسن ادا تھا  
 سر ایسا بھی خم بیوشی بہر تھا  
 یہ فرمایا اوس در صلوات ان سے  
 کہ دون کے شخصوں سے دین کو  
 درود اور صلوات پڑھتا ہی اکثر  
 کہ اوس وقت مجھ کو بہت شرم آئے  
 کہ لاؤن قرین بن مصفا  
 مگر امر عالی ہی لانا بجا تھا  
 کیا سامنی سرور انبیا  
 جناب نبی رحمت العالمین سے  
 تو پایا یہی اپنی گھر کو معطر  
 کہ وہ ان نگہت بھی کہ بہا تھی

کہ الی تہی خساری میری شکست	ری اثر و ننگ یہ پرات خفیت
ہوا واہ کیا نخت بندار میرا	مکتا تھا کہ اور در خسار میرا
درو و مبارک کا کیا مرثیہ ہی	محبوز را سوچنی کی یہ جا ہی
کہ شبلی ابو بکر کی ما پس آیا	کیا شیخ احمد نے مذکور ایسا
جو شبلی کو اتا ہوا اوسنی دیکھا	ابو بکر جس کا مجا بد لقب تھا
بجالاتا عنوان تکریم شبلی	اوشہا سو قد بہر تعظیم شبلی
نہایت محبت سے ماٹھی کو چوما	بہت کر کی الفت کلی سی لگایا
بیان اوس محقق ایسا کیا ہے	یہاں قول قلیسی اطر حکا
کہ یا سیدی تمہی بات کیا کی	کہ یعنی ابو بکر سی التجبا کی
وہ شبلی کو عنون کہتا مگر	سمجھتی کہ بعد ارسین جو بشر
سبب ایسی توفیر کا کچھ بتاؤ	کہا کرتی ہو تم ہی دیوانہ اوسکو
کہ کی آج عینی بانواع الفت	ابو بکر بولی کہ شبلی کی عوت
تبعیت سے سید المرسلین کے	یہ اپنی خوبی محبت نہیں کی

۲۵

سنو اس حقیقت کا نہ کوہی یوں  
 کہ میں سرور انبیا جلوہ فرمایا  
 اوٹھی دیکھ کر اوسکو ختم رسالت  
 میان دو چشم اوسکی بوشہ پیر  
 خواب ایسا مجھ کو دیا شاہ دین نے  
 کہ شبلی کی میننی یہ ہنری ت  
 پڑنا کرتا ہی یہہ لطر ز دوامی

کہ میں اس طرح خواب میں کہتا تھا  
 حضور مبارک میں شبلی بہی آیا  
 ملاقات کی با کمال محبت  
 کہا عرض میننی کہ کیا امین تھا پیر  
 خواب نبی رحمت العالمین نے  
 کہ پڑہ کر نماز اور موکر فرغت  
 لقد جاءکم کی یہہ آیت تامی

لقد جاءکم رسول من انفسکم عن نبی علیہ السلام حریص علیکم  
 بالموافین روفیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا اله الا هو علیہ توکلت  
 وہی

اس آیت کو پڑہ کر کی وہ انتہا  
 غرض یہہ کہ اسپر جو یہہ رحمت ہے  
 لکھا ہی اس حوال کو مجددین نے  
 کہ تھا میری ہمسایہ میں کوئی رتنا

پڑنا کرتا ہی پیر دو و مبارک  
 بہی واسطہ موجب مکرمت ہے  
 کیا ہی بیان شیخ اہل یقین نے  
 قضائی الہی سی وہ مر گیا تھا

ربنا انزلناک عظیم ہم

۶۷

عرض بعد رحلت پس چند مدت  
 سوال دستی بینی کیا دیکھتی ہی  
 کہا اوسنی احوال کیا پوچھتی ہو  
 کہ جسوقت آنی نیکر اور منکر  
 عجب سنگی حال فی موندہ دکھایا  
 وہ دہشت دہشت وہ سنگی عالم  
 اوس احوال کو دیکھ کر بینی جاتا  
 کہ ناگاہ مرقد میں ایک شخص آیا  
 نیکر اور منکر کٹری تھی اور سر کو  
 کہ آتی ہی وہ مروزیا شامل  
 سکھایا جواب اون فرستو نکا ہم کو  
 غرض میں ہوا جبکہ ثابت بخت  
 ہوا وہ کیا مورد لطف بارک

نظر آیا خواب میں ایک نوبت  
 کہ کیا کیفیت قبر میں تو پہچی  
 اگر پوچھتی ہو تو اب مجھسی سن لو  
 موعودہ غافیت سنگ مجھ پر  
 عجب سرح کا حال در پیش آیا  
 بجز صورت نہ تھا کوئی ہوم  
 نہیں دین ایمان سی جھکو بہرا  
 مکرم مبارک برو مصفا  
 مصیبت کے عالم میں تہا میں یہ سر کو  
 ہوا مجھ میں اور فرشتوں میں طویل  
 کہ دی تو جواب اسطے مستقل ہو  
 ہوئی میری پرسی زایل مصیبت  
 ہوئی کیا ہی آسان شکل ہمارے

جو مینے احسان و اکرام و یکسا  
کہ تم کون ہو اور آئی کہا نسی  
مجھی آپ نے اپنی سبب سبکائی  
یہ کہنی لگا جھسی وہ پاک پیکر  
تو دور و دہنی کی سبب سے  
میرا یہ نامی وجود مصفا  
نہیں ہی ولادت میرا مواب سے  
تیری ساتھ ہوں ہر گمہ ہر گمان پر  
بوقت مصیبت ہی گم شدت  
کیا کعب اجبار ذکر اسکا  
کہ اگر میری صلاح و جان ہو دین  
جاؤں میں پر نہ میں ایک دانہ  
اگر تجھ کو سبائی ہی ملتا

تو اس شخص سے جان و جان و جان  
کہ میں چہٹ گیا تھا کئی مکانی  
کہ دست ملا یک سی پارٹائی  
کہ صلوات کو توجہ پڑتا تھا آخر  
ملی ہی یہ صورت مجھی لطف سے  
نتیجہ ہی صلوات جو آگیا گویا  
بنا ہوں در و دہنی کی سبب سے  
رہو نگا دین تو رہیگا جہان پر  
کہ ڈنگا تیری میں فناقت معیت  
کہ موسیٰ نبی کو یہ پیغام آیا  
تو باران کے قطری فلک سی نہرین  
معطل کہ ہوں اور سب کا رخا نہ  
کہ میں تجھ سے نہروں کے جان ایسا

کہ جیسی کلام و زبان متصل ہی  
 دیا جس طرح چشم و نور بصیر ہی  
 کہ بعض موسیٰ نے ای رب عزت  
 ہو احکم گریہ عطا مانگتا ہی  
 درود اونکی اور پر جو اکثر پڑھا  
 روایت ہو دوسری اور مرد  
 کہ گرتجھ کو منظور مطلوب ہو  
 تو پڑھی محمدیہ صلوات اکثر  
 ابی بکر صدیق سے ہی روایت  
 کہ پڑھنا درود و تحیت نبی کریم  
 مثلاً ہی جرم و گنہ اسطرحی  
 کہوں کیا سلام نبی کی  
 کہ بلاغ صلوات حضرت نبی کریم

دعا

فصل

فصل

دیا کا لبد اور جان متصل ہی  
 کہ ہر وقت اونہیں قہر بتیکہ کہ  
 عطا بھلاؤ ایسی کچھی معیت  
 درود محمدی ملتی عطا ہی  
 یہ سب نسبت تو حاصل کر گیا  
 کہ موسیٰ کو پونچا یہ حکم الہی  
 کہ دیکھی نہ محشر کی توشنگی کو  
 درود زمین ہو صرف قات اکثر  
 کہ کہتا ہوا وہ صدر بزم صدا  
 گناہوں کو کرتا ہی بودیہ  
 کہ آتش کو جس طرح پانی بجھاو  
 کہ ثابت ہو اور ایسی فضیلت  
 ہی برودہ کی ازاو کرنی ہی بہتر

کہوں

کہوں وصفت کیا جب خیر الورا کا  
محبت نبی کی کہی کہ بی بدلی شی  
ہو ہی یہ ثابت بیان انس  
ملاقات کی وقت ما تہونکو اپنے  
درود اور اس وقت اپنی نبی پر  
جد ہونی پائی ہینین یگر کسی  
گناہان اول گناہان آخر  
روایت میں منقول ہی بوجہ سے  
کہ سلطانین سرور انبیاء  
کہ جو حج اسلام کرنی کو آوی  
تو ہی ایسی غزوہ کا یا جریں  
غرض شکلی سبات کو وہ جانت  
ہوئی ل شکتہ وہ بیطاعتی

کہ میں جب احمد میں اوصاف کیا کیا  
جہاد وغیر فضیلت اسی سے  
کہ جب وہ مسلمان ہین پسین ملتے  
ملاقاتی ہین وہ نہی بیکہ کر سے  
جو پڑھتی ہین و نون مسلمان برا  
کہ جرم و گنہ انکی جاتی ہین  
سبھی بخشہ تیا ہی حلاق اکبر  
جناب علی شاہ خیر شکر سے  
کیا ایسا ارشاد خیر الورا نے  
اوا کر کی جہ پر وہ غزوہ کو جاد  
کہ ہی چار سو حج سے غزوہ مقابل  
نہ نہی جنگ و جہاد غزوہ کی طاقت  
سنی جب فضیلت بہہ حضرت نبی

۱۱

۱۲

دین حکم آیا خدای جهان کا  
 کہ جو کوئی بھیجی درود مبارک  
 وہ پونہچیکا ایسی ثواب بجز کو  
 وہ ہر ایک غزوہ کا رتبہ ہی ایسا  
 کہا بو مظفر فی احوال اپنا  
 وہین منی میری شخص آئی  
 کہا میںنی تم کون ہوا وغیر  
 کہا ایک فی خضر ہی نام میرا  
 پہر اوسی کہا میںنی یہ بتاؤ  
 بیان خضر والیاس کی حقیقت  
 کیا عرض پہر میںنی ای رہناؤ  
 کہ جو کچھ جناب نبی سی سنکا  
 او ہنوں نی کہا میںنی ایسا ہتا

جناب شفیع قیامت کو ایسا  
 تیری او پر ایسیر محبوب ہنیک  
 کیا چار سو بار گویا غزا کو  
 عوض چار سو حج کا ہوتا ہے جیسا  
 کہ میں اتفاقا رہ کعبہ بہولا  
 مجھی جادہ راستی پر وہ لائے  
 مجھی اپنی نام و نشان کو بتاؤ  
 یہ الیاس ہی دوسرا سات الا  
 کہ دیکھتا میںنی رسول خدا کو  
 کہ کی ہی رسول خدا کی زیارت  
 قسم ب غرت کی دیتا ہوں تکو  
 بیان کچھ میںنی مجھی وہ حال کیا  
 جناب نبی سی کہ جو ہوں کہیںکا

صلی اللہ

## صلی اللہ علی محمد

کہ ہو پاک پانی سی طرف خانہ	نفاق اوستی ہو جا لگا یوں روانہ
مولیٰ میں ہنساؤ مذکور حاصل	انہیں چار لفظوں کی پیر ہی لیل
در رحمت حق کہو میں دستہ	کہ جو کوئی لائیکا انکو زبان پر
کہ تقریب اوقات ایسی ہوں	کہا حضرت الیاس نے اور یہ بھی
حضور حبیب اللہ میں آیا	کہ یعنی کوئی جانب شام سی تھا
میرا باپ ہے ناتوان کم بصر	کیا عرض اوستی کہ غمخوار
نہیں آپ تک آئی جانی لایق	اوستی ضعف پرانہ سا ہی لاحق
دل و جان سے ہی محمود ذوق زیار	تمہارا سی پر اوسکو شوق زیار
کہ تیرا پر سات شب اسکو پڑھ	کیا ایسا ارشاد محبوب رب نے
تو برا لگا باپ کا تیری مطلب	پڑھی یعنی ان چار لفظوں کو شب
مناسب ہے اب اس خبر کی روا	میسرا وہ خواب میں زیارت
کیا جا کی اظہار اپنی بد سے	غرض اوستی ارشاد خیر البشر سے

کیا باپ فی اوسکی اسکا وظیفہ	موادہ مقبول کیسا وظیفہ
مشرف ہووہ حضور یکا سائل	ہو خواب میں جو سکودیدارل حاصل
ہوئی اور مرد وہاں یہ روایت	کہ راوی فی کی سہی ان یہ روایت
کہ یعنی اگر مخلوق نہیں تم آؤ	ویا اوٹھہ کی تم وہاںسی باہر جاؤ
کہو طرح سی بوقت نشستن	پڑہو اور ہمہ ہی بہنگام رفتن

۲۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم

مومل کو بھیجا وہاں ب اکبر	رہیگا فرشتہ مومل وہ پتھر
نہ غیبت کیسی وہاں پر کر و تم	نہ غیبت بہتار کرین اور مرم
سنو مومنیہ عجیب روایت	لکھی در طوی شیخ فی کیا حکایت
کہ دیکھا تھا کعبہ میں سنی کیو	بسر کر رہا تھا وہ یون زندگ کو
کہی تو طواف حرم تھا وہ کرنا	صفا اور مردہ میں دوڑتا تھا
تمامی مواقف بنا سک میں حج	وہ تھا گرم گوشش خلوص ولی
کہ اطراف کعبہ میں جہاں تھا	رسول خدا پر وہ صلوات ان تھا

۲۷

کہا

۷  
کہا کہ نبی والی فی ادم و ناولان  
یہاں کی لئی لورائی دعا ہی  
جواب اوسنی ایسا و یا معترض کو  
و لیکن کیا مینی ہی عہد کامل  
پڑ ہی جاو نکا یعنی صلوات اکثر  
سبب اسکا یہ اور ہی خستیت  
پس گ مینی جو مونہ اور کا دیکھا  
مجھی سطر حکا ہوا دیکہ کر ختم  
میری نخت بیدار کی جو یار  
جو مینی وہ پر نور و دیدار پایا  
شفاعت شفیع قیامت کی چا  
سبب ایسی جرم و کا ہی پچھا  
کیا مجھ کو حضرت نے ارشاد ایسا

دعا میں پڑنا کرتی میں اور پچھ یہاں  
بہلا کہتے بہ صلوات جو ان کی  
کہ ہی تو یہی بات کہتا جو ہی تو  
کہ صلوات میں کچھ کر ونگا نہ  
جناب نبی خاتم المرسلین پر  
کہ میری پدہ مولی جبکہ رحلت  
بشکل حمار و اسکا چہرہ مو اتنا  
کہ میں سو گیا غم کی حالت میں  
حضور ہی مولی مجھ کو حضرت ہی  
بدامان خیر الوریات لایا  
کہ مہربان پر میرے فضل الہی  
کہ اسکی لئی موجب مسخر کیا تھا  
کہ سو دور باب تہا تیرا کہتا

خورندہ غرض سود کا جو کوئی  
مگر وقت چھٹن بور مدت  
سو اسکی سبب بحال مصلی  
زبان مبارک سی شردہ یہ سنگی  
جو مونہ کہو لکر باب کا اپنی کیا  
غرض قبرین ہے پس فن  
کہ یہ باب تیرا جو صلوات خوان تھا  
یہ اور ادا صلوات کا ہی سبب ہے  
کیا لکھنی والوں نے مرقوم ایسا  
ہوئی تیس قرض دینار اوپر  
یہا تک ہوا اسکی اوپر تقاضا  
کہا اوسی تقاضی نی ای نیکت  
مہینی میں قرض اپنا ادا کر

جزا و سزا اس بستر کی یہی ہے  
درو و ایک سو بار پڑنا مجھ پر  
ہوئی شفاعت مشغ نی کے  
ہوا جلد بیدار خواب گران سے  
شب چارہ کا وہ گویا قمر تھا  
سنی تق غیب سی شارت  
رسول خدا پر تخت سان تھا  
کہ نہ گیا مورد لطف رب سے  
کہ ایک وصاح کسی شہر میں تھا  
ہوا اس سبب ہی وہ حیران مضطر  
کہ دار القضا گیا تفرغ میں نہی  
تجھبی میں مہینی کی دیتا ہوں  
یہہ بار گران رکھ نہ گرو نکی اور

خوصن مرد صالح بدرگاہ باری  
 وسیلہ درود مبارک لگا کر کے  
 بورد درود اور آہ و فغانین  
 شب بستی بیغم وہ کیا دیکھتا ہے  
 کہ ہی تیری اوپر جو قرض نمایاں  
 کہ وہ جو وزیر ابن موسیٰ علی ہی  
 علی ابن موسیٰ علی کی بیان کر  
 کہ دی تیس سو مجھ کو دینا رام  
 یہ کہتا ہی صالح کہ خواب دیکھا  
 مگر دین میں میرے تئیں آئی  
 تو پہر کہ کولانگاہ بہر وقت  
 اسی فکر میں دوسرے رات آئی  
 کیا اول شب تھا ارشاد جیسا

ہوا گرم اظہار فریاد و زاری  
 وہ خواہاں بطلب تھا درگاہ رب سے  
 بسر او سنی کین میں رسات راتین  
 کہ اوس سی کوئی شخص یوں کہہ کر گیا  
 کیا حق تعالیٰ نے یوں اسکا سامان  
 تیری قرض کے اوسپہ تنخواہ کی ہی  
 کہ ہی تجھ کو حکم جناب پیامبر  
 یہی حکم کرتی ہیں سزا عالم  
 تو بس خورم شادمان ہو کی چونکا  
 کہ جو مجھ سے وہ شخص مانگی کو اسی  
 صداقت نہو گی تو ہو گی نہ دست  
 ہوئی پہر رسول خدا تک رسائی  
 کیا دوسرے رات بھی حکم دیا

بھی پر مولیٰ فکر راہ صداقت  
کہوں کیا کہ بہر تیسری رات  
کیا پہر ہی حضرت ارشاد مجھ کو  
کیا مینی معروض سلطان دین سے  
کہ میں بولن نشان علامت کا جو ان  
جناب حبیب دانی پہر سنکر  
کہ تو ہی نشان علامت کا طالب  
اگر تجھی پوچھی بتاؤ سے  
کہ ای ابن سے ہی تیری عادت  
یہاں تک کہ خوشی بکلی فلک  
مخین کی ہی بعد او دعد  
اس امر او کی وقت ای ابن سے  
یہ مدیہ جو تو بہتجا جاو ان سے

کہ ہی کون میرا کوہ صداقت  
وہی حال پایا دی نوات  
کیا کیوں نہیں ابن سے ملک تو  
جناب نبی رحمت اعلیٰ میں سے  
کہ روی صداقت ہو نمایان  
یہہ فرمایا موافق تیری او پر  
قبول سخن صداقت کا طالب  
ہمارا طیرت سے یہ او سکو ستار  
کہ ہو کر نماز سحر سی فراغت  
درو و مبارک تو او ٹھتا پڑہ کر  
ہزار ایک پڑھتا تو پانچ نوبت  
کلام سخن تو نہیں اور کرتا  
بجز عالم الغیب سی نہان سے

<p>         کہ میں کاتب خبر و شہرہ فرستی          ملاقات کی ابن موسیٰ جاگی          بتفصیل تشریح او سکون پایا          ہوا میرا مداح اور آفرین گو          کہ لی جلد کرتو او اقرصن اپنا          کہ ہم وزن دینار اول سی          یہ نفقہ و وظیفہ سمجھ اپنی گہ کا          کہ دینار اول سی تھی ہم ترزا          کہ ہو چکوز زبیری سنی فراغت          کہ ثابت ہی شیوہ آشنا          مناسب ہے تو چکوز اگر سنا          کہا پاس قاضی کی میں اونکو          پہر اوسنی میری مدد کو بلایا       </p>	<p>         ویا دہ خبر دار ہیں اس عمل سے          کہا مرد صالح فی جہوت معنی          سبھی حال احوال جو جواب کا تھا          ہوا شاد و غورم وہ سن ان خبر کو          او سیوقت وہ نقد دینار لایا          دلی اور بہی مجھکو دینار اوسنی          کہا یہ جو ہون تجھکو دینار دیتا          سہ بارہ دلی اور دینار مجھکو          کہ کراستی حاصل متاع تجارت          قسم اور مجھکو یہ اوسنی دلا          اگر تجھکو حاجت کوئی پیش او          غرض وہ جو دینار اول دلی          سبھی میننی قصہ اپنا سنایا       </p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کہا اسکی ذمہ جو ہی قرض تیرا  
 سنا جبکہ قاضی تہی مدعی نے  
 وہ قاضی نے دینا جو لارہی تہی  
 اب انکو بھی او مرد صالح اور نہا  
 بیان کھی اور کیا کیا فضائل  
 کوئی وقت نہ کوئی حال لاحق  
 حصول شب جمعہ صلوات پر سنا  
 دیار و زادینہ حضرت نبی کر  
 فضائل میں اور روز و شب بہتر  
 شرافت جو اس روز شب لہی  
 درود روایت یہاں اور بھی ہیں  
 کہ کہتی تہی یون یون دنیا کی سر  
 کہ او سکو تخصیص لاتی ہیں نہ

او امین کرو نکایہ ذمہ ہی میرا  
 کہا قرض میں شتا ہوں نحوسی  
 کہا یہ خدا رضا کی لہی ہی  
 تجھی شتا ہوں براہ خدا  
 کہ موتی میں صلوات خواسی حاصل  
 ہر اوقات میں یہ اور اولیق  
 درود اور تسلیم ابلاغ کرنا  
 سلام اور صلوات کرنا مقرر  
 مراتب میں افضل مدارج میں اکبر  
 ثبوت او سکا اخبار و آثار ہی  
 ثبوت کلام جناب نبی ہی  
 کہ اس دن پر جو صلوات اکثر  
 میری سامنی عرض کرنی میں شک

<p>             لکنا سوئی بھی حضرت چاہتا ہو              کہ ارشاد ہی خاتم نبی کا              درود اور صلوات کو بہتی ہو              نہیں جس سے اس کا مسکن فرج              تم اس پر سنی والی صلوات بہتی              فضیلت شنب جمعہ کی یہ بیان کی              کہ اس اتسلیم جن کوئی ہی              بنفس و بذات مکرّم              کتاب حدیث شریف نبی سی              کہ یہ صفت یعنی شنب جمعہ کا ہی              درود ایک سو بار مجھ پر پڑے گا              مگر اسکی تفصیل کا یہی عنوان              رہیں گے یا وہ من بہر عقبتہ           </p>	<p>             تو میں خیر کی تکرار دیتا و علاموں              روایت میں ہی اس طرح آیا              کہ تم روز آدینہ ای مو منوجو              گدراو کتو تا ہی عش برین              فرشتی یہ سپین کہتی ہیں رو              ہو یا یہ ہی اہل فضائل مروی              کہ کیا ہی خصیصیت اس راکتی ہی              جواب دے سکو دیتی میں عالم              کیا یہ ہی مرقوم علماء دین نے              کہ حضرت فی ارشاد ایسا کیا ہے              کہ اس شب جن کوئی بندہ کا              تو سو جا جنین اسکی ہوگی اسان              کہ پاسکا ستروہ حاجات نیا           </p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یہاں اور یہی ہی درود روایت  
 کہ درود دومین جو یونیکا  
 بنا مذہب کا دنیا وہ خست حلت  
 شب و روز آدینہ میں جو میل  
 ای طرح قابل دو شبہ کی نسبت  
 ہوئی اور یونیکا ایک وار دروا  
 کہ جو کوئی سو بار صلوات کن کر  
 کہی وہ نہ محتاج و مغلوک ہوگا  
 کہ میرین وہ دیدار حضرت طالب  
 کہ سنلین سے اس کلام میں بانگو  
 کہ بہ حصول و وصول زیارت  
 نہیں کوئی مومن با نہ میں سیا  
 بس لایم وقت مومنوں پر

کہ ہی درود آدینہ کی یہ فضیلت  
 ہزار ایک اس فریضی پر ہیگا  
 مذہب کی گاجب تک اننا چہنت  
 کہ صلوات خوانی سی مومن  
 حصول مراتب کا عالی سبب ہے  
 کہ ہی شبہ کو ہی فضیلت  
 پڑ ہیگا جناب رسول خدا پر  
 نہوگا وہ مغلوک و محتاج ہوگا  
 کہاں میں مشتاق حسن مطالب  
 کہ میں اس بیان پر خدا اپنی جانکو  
 لکھی ہی درود پر کی کثرت  
 کہ مشتاق دیدار حضرت نہوگا  
 درود اور صلوات کا دروا کثرت

زرا اور یہی خاتمہ پر عجز زید  
خداوند اگر کارشاد سن لو

## صلو علیہ وآلہ

پناہ زمین پناہ زمان ہے	خدا ہی جہان بادشاہ جہان ہے
وہ خلاق مجبور و روزگار ہے	ملائک کو اکب کا جن و شہر کا
کہ تعریف ہی حکلی صر زبان ہے	دنی اپنی محبوب کو وہ مرتب
بنی پر خدا او کا صلوات خوان ہے	کہا مومنوں ہی کہ یہ حکم سن لو
وہ ایسا بنی میرا بعد و نشان ہے	ملائک بھی میں سکوت سلیم کرتے
یہ حکم خدا ملکوامی منان ہے	سلام او صلوات تم ہی تو پہنچو
یہی حرز جان او دروزبان ہے	بے بس مومنوں کا فیختہ جان ہے
تساخنا ب شفیع قیامت	سلام و صلوة دور و دروخت

## قطعہ تاریخ مختصم

مہولی سال تاریخ کی فکر مجھ کو	خیابان فریب و حسب لکھا چکا میں
بہار خیابان فریب و حسب دیکھو	عجب صبر عہ سال تاریخ پایا